السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے خاوند سے طلاق ہو چکی ہے جس کے کئی ایک اسباب ہیں جن میں سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ خاوند میرے والدین کا احترام نہیں کرتا تھا وہ ان کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتا تھا اور یہ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ہو چکا ہے میں نے سوچا جو میرے والدین کا احترام نہیں کرتا وہ میرا احترام کیسے کرے گا۔ ؟

میں اپنے والدین سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں اور انہیں تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتی میرا سوال یہ ہے کہ خاوند کے ذمہ بیوی کے والدین کے بارے میں کیا واجب ہے کیا اس پر بھی یہ واجب نہیں کہ وہ بیوی کے والدین کا عزت واحترام کرے ؟ کیا جب عورت شادی کر لیتی ہے تو اس کا یہ معنی ہے کہ اب اولیت خاوند کو حاصل ہے اور اس کے والدین کو ثانوی حیثیت ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

والدین کا اولاد پر عظیم حق ہے اور بیوی کے ذمہ خاوند کا بھی بہت حق ہے بلکہ سب سے بڑے حقوق میں شمار ہوتا ہے لہٰذا ان دونوں کے حقوق میں سے کسی ایک کے حق میں بھی کمی نہیں کرنی چاہیے جب بیوی یہ دیکھے کہ خاوند نے اس کے والدین کے حق میں کچھ کوتاہی سے کام لیا ہے تو اسے اپنے خاوند کو اچھے انداز سے سمجھانا چاہیے۔ اور بتانا چاہیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

"اور ان (اپنی بیویوں) سے اچھے طریقے سے بودوباش اختیار کرو۔"

اس آیت میں بیوی کے والدین کے ساتھ بھی احسان شامل ہے اس لیے کہ اس سے بیوی کو خوشی ہوگی اور سسرال والوں کو تکلیف نہیں دینی چاہیے کیونکہ انہیں تکلیف دینے سے بیوی کو بھی تکلیف ہوگی۔ اسی طرح اگر عورت کے والدین میں سے کوئی ایک یا پھر دونوں خاوند کے حق کے بارے میں کوئی غلطی کرتے ہیں تو عورت کو چاہیے کہ اپنے والدین کو اچھے انداز میں وعظ و نصیحت کرے۔

اور اگر والدین بیٹی کو کوئی حکم دیں اور خاوند نے کسی ایسی چیز کا حکم دیا جو والدین کے حکم کے مخالف ہو تو خاوند کے حکم کو مقدم کیا جائے گا اس لیے کہ شریعت اسلامیہ میں خاوند کا حق زیادہ بڑا ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ والدین کی نافرمانی کی جائے اور ان کے حقوق ادا نہ کیے جائیں لیکن ایسا کام صرف تعارض کی صورت میں کیا جائے گا۔ (شیخ عبدالکریم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص368

محدث فتویٰ